

از عدالتِ عظمیٰ

بھیکھارام

بنام

رام سروپ ودیگران

تاریخ فیصلہ: 31 اکتوبر 1991

[رنگنا تھ مشرا، چیف جسٹس، اے ایم احمدی اور پی بی ساونت، جسٹس صاحبان]

پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1913-دفعہ 15(1)(b)، چوتھے طور پر-حق تقدم-قبل از ترمیم و بعد از ترمیم-قانون سازی کا ارادہ-آتم پرکاش کا مقدمہ۔

پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1913-دفعہ 15(1)(b)، چوتھے طور پر-"دیگر شریک حصص دار"-تعبیر و تشریح۔

شریک حصص دار یعنی دکانداروں کے والد کے بھائی کے بیٹے کے طور پر پیشگی حق تقدم کو استعمال کرنے کی درخواست کرنے والے اپیل کنندہ نے دلیل دی کہ وہ پنجاب پری ایمپشن ایکٹ 1913 کی دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' میں 'دیگر شریک حصص دار' کے بیان کے تحت آتا ہے اور اس لیے وہ پیشگی حق تقدم کو استعمال کرنے کا حقدار ہے۔

جگدیش ودیگران بنام ناتھی مل کیجریوال ودیگران، [1986] 4 ایس سی سی 510 میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد نچلی عدالتوں نے ان دلیل کو مسترد کر دیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی اس اپیل میں، اپیل کنندہ نے پیش کیا کہ چونکہ متنازعہ زمین ایک سے زائد شریک حصص یافتگان کی ہے اور تمام شریک حصص یافتگان کے ذریعے مشترکہ طور پر فروخت نہیں کی گئی ہے، اس لیے وہ شریک حصص یافتگان کے طور پر، دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' کے تحت قبل از وقت حق تقدم کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے اور جگدیش کے معاملے میں،

دفعہ 15(1)(b) میں 'دوسرے شریک حصص یافتگان' کے بیان پر رکھی گئی تشریح پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1960.1 میں اس کی ترمیم سے پہلے ایکٹ کے دفعہ 15 کے مطابق، مشترکہ زمین یا جائیداد سے حصص کی فروخت کی صورت میں، حق تقدم جانشینی کے لحاظ سے سب سے پہلے بائع کی نسب کی اولاد کو دیا گیا تھا؛ دوسرا، شریک حصص یافتگان میں، اگر کوئی ہوں، جو جانشینی کے لحاظ سے ایجنٹ ہیں؛ تیسرا، ان افراد میں جو جانشینی کے لحاظ سے اوپر یاد دہانی کے تحت شامل نہیں ہیں، جو بائع کی موت پر اس طرح کی فروخت کے لیے، فروخت شدہ زمین یا جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہوں گے اور چوتھا، شریک حصص یافتگان میں۔

1960.2 میں اس کی ترمیم کے بعد دفعہ 15 میں یہ التزام کیا گیا کہ جہاں فروخت مشترکہ زمین یا جائیداد کے حصص کی ہو اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر نہ ہو، تو پہلے بیچنے والے یا بائع کے بیٹوں یا بیٹیوں یا بیٹے کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹوں میں، دوسرا بیچنے والے یا بائع کے بھائیوں یا بھائی کے بیٹوں میں، تیسرا باپ کے بھائی یا باپ کے بیٹوں میں، تیسرا بیچنے والے یا بائع کے بیٹوں میں، چوتھا دوسرے شریک حصص داروں میں اور پانچواں کرایہ داروں میں، حق تقدم حاصل تھا۔

3. مقننہ نے دفعہ 15(1)(b) کی پہلی تین شقوں میں بائع یا بائعوں کے مخصوص کنبہ کے افراد کو حق تقدم کا حق دینے کی خواہش ظاہر کی اور اس مقصد کے ساتھ کہ وہ تمام بقیہ شریک حصص یافتگان کا احاطہ کرے جن کا سابقہ شقوں میں خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا تھا، اس نے چوتھی شق میں 'دیگر شریک حصص یافتگان' کے بیان کا استعمال کیا جس کا مقصد بقایا شق کے طور پر کام کرنا تھا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی شریک حصص یافتگان چھوٹ نہ جائے۔

4. مذکورہ توضیح کی چوتھی شق میں 'دیگر شریک حصص یافتگان' کا بیان اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا تھا کہ کسی بھی شریک حصص یافتگان کو چھوڑا یا چھوڑا نہ جائے اور سابقہ کے تحت آنے والے رشتہ داروں کے شریک حصص یافتگان کے حق سے انکار نہ کیا جائے۔ اگر سابقہ شقوں کو قانون کی کتاب سے غیر آئینی قرار دیتے ہوئے نہیں مٹایا جاتا تو رشتہ دار ترجیحی ترتیب میں حق کا استعمال

کرتے، جس کا کوئی جواز نہیں ملتا۔ دفعہ 15(1)(b) کی پہلی تین شقوں کے تعلقات شریک حصہ دار ہو سکتے ہیں یا نہیں بھی۔ چوتھی شق میں 'دیگر' کے بیان کا استعمال ان کے شریک حصہ دار ہونے کے امکان کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

5. آتم پرکاش کے معاملے کا مقصد یہ تھا کہ اگرچہ شریک حصہ دار قبل از وقت اس حق کے حقدار تھے، لیکن بعض رشتہ داروں کو اس حق کی فراہمی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا تھا جو کہ جاگیر دارانہ ماضی کی باقیات ہونے کی بنیاد پر تھی۔ اس عدالت نے کبھی بھی کسی مخصوص شریک مالکان کو ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی چوتھی شق کے دائرہ کار سے خارج کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ ایک بار جب شریک حصہ داروں کے حق میں حق تقدم کو آرٹیکل 19(1)(f) کے تحت جائیداد رکھنے، حاصل کرنے اور ٹھکانے لگانے کے حق پر معقول پابندی سمجھا جاتا تھا، تو اسی پابندی کو آئین کے آرٹیکل 14 یا 15 کے ٹچ اسٹون پر جانچنے پر درست قرار دیا گیا تھا۔

6. جس چیز کو اس عدالت نے آرٹیکل 14 اور 15 کے خلاف جارحانہ قرار دیتے ہوئے مسترد کیا وہ ہم آہنگی پر مبنی درجہ بندی ہے نہ کہ شریک ملکیت پر۔ شریک حصہ داروں کو حق تقدم کا حق آئین کے اندرونی پہلوؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ لہذا، یہ ماننا مشکل ہے کہ اس عدالت کا ارادہ ان رشتہ داروں کے حق تقدم سے انکار کرنا تھا چاہے وہ شریک حصہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ واضح طور پر امتیازی سلوک ہو گا۔

7. جگدیش کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' پر دی گئی تشریح اس شق کی مناسب تعمیر پر درست نہیں تھی کیونکہ پچھلی شق کو غیر آئینی قرار دیا گیا تھا، لفظ 'شریک حصہ دار' سے پہلے کا لفظ 'دیگر' بے کار قرار دیا گیا ہے۔

رام سروپ بنام منشی ودیگران، [1963] 3 ایس سی آر 858 = اے آئی آر 1963 ایس سی 553؛ آتم پرکاش بنام ریاست ہریانہ ودیگران، [1986] 2 ایس سی سی 249 = اے آئی آر 1986 ایس سی 859؛ بھاؤ رام بنام بی بیجناتھ سنگھ، [1962] ضمنی ایس سی آر 724 اے آئی آر 1962 ایس سی 1476، حوالہ دیا گیا۔

جگدیش ودیگران بنام ناتھی مل کیجریوال ودیگران، [1986] 4 ایس سی سی 510 اے آئی آر 1987 ایس سی 68، نے مسترد کر دیا۔

ایپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4366، سال 1991۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے باضابطہ دوسری اپیل نمبر 3648، سال 1987 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر کے کپور اور انیس احمد خان۔

جواب دہندگان کے لیے ایس این مشرا، ایل کے گپتا، ڈی کے یادو اور ڈی کے گرگ۔

عدالت کا فیصلہ احمدی، جسٹس نے سنایا۔

تاخیر معاف کر دی گئی۔ خصوصی اجازت دی گئی۔

پنجاب پری ایپمیشن ایکٹ 1913 کی دفعہ 15(1)(a) کی آئینی جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ اس سے رام سروپ بنام منشی ودیگران، [1963] 3 ایس سی آر 858-اے آئی آر 1963 ایس سی 553 میں آر ٹیکل 19(1)(f) کے ذریعے ضمانت شدہ بنیادی حق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اس عدالت کے ایک آئینی بنچ نے اس جواز کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ آئین کے آر ٹیکل 19(1)(f) کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ اس کے بعد، آئین کے آر ٹیکل 32 کے تحت اس عدالت میں متعدد درٹ درخواستیں دائر کی گئیں جن میں دفعہ 15 کی آئینی جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ آئین کے آر ٹیکل 14 اور 15 کی خلاف ورزی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مادر ریاست پنجاب نے 1973 میں اس قانون کو منسوخ کر دیا تھا لیکن یہ ریاست ہریانہ میں نافذ رہا جو 1966 سے پہلے ریاست پنجاب کا حصہ تھا۔ 1913 کے ایکٹ کے دفعہ 15 میں، جیسا کہ یہ اصل میں تھا، 1960 میں خاطر خواہ تبدیلیاں ہوئیں اور جیسا کہ ترمیم کی گئی تھی، اسے درج ذیل پڑھا گیا:

"15. وہ افراد جن میں زرعی آراضی اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے سلسلے میں حق تقدم کا حق مضمّن ہے۔

(1) زرعی آراضی اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں حق تقدم درج ذیل ہوگا:

(a) جہاں فروخت واحد جواب دہندہ کے ذریعے ہوتی ہے۔

سب سے پہلے، بیچنے والے کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹے میں؛

دوم، بیچنے والے کے بھائی یا بھائی کے بیٹے میں؛

تیسرا، باپ کے بھائی یا باپ کے بھائی کے بیچنے والے کے بیٹے میں؛

چوتھا، کرایہ دار میں جو فروخت بائع کی کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ رکھتا ہے۔

(b) جہاں فروخت مشترکہ زمین یا جائیداد کے حصص کی ہو اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر نہیں کی گئی ہو۔

سب سے پہلے، بیچنے والے یا بائع کے بیٹوں یا بیٹیوں کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹوں میں؛

دوم، بائع یا بائع کے بھائیوں یا بھائی کے بیٹوں میں؛

تیسرا، باپ کے بھائی یا باپ کے بھائی کے بیچنے والے یا بائع کے بیٹوں میں؛

چوتھا، دوسرے شریک حصص داروں میں؛

پانچواں، ان کرایہ داروں میں جو بائع یا بائع کی کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ رکھتے ہیں۔

(c) جہاں فروخت مشترکہ ملکیت والی زمین یا جائیداد کی ہو اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر کی گئی ہو۔

سب سے پہلے، دکانداروں کے بیٹوں یا بیٹیوں کے بیٹوں یا بیٹیوں کے بیٹوں میں؛

دوم دکانداروں کے بھائیوں یا بھائی کے بیٹوں میں؛ تیسرا، باپ کے بھائیوں یا باپ کے بھائی کے دکانداروں کے بیٹوں میں؛

چوتھا، کرایہ داروں میں، جو دکانداروں یا ان میں سے کسی ایک کی کرایہ داری کے تحت فروخت شدہ زمین یا جائیداد یا اس کا ایک حصہ رکھتے ہیں۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود:

(a) جہاں کسی عورت کی طرف سے زمین یا جائیداد کی فروخت ہے جس پر وہ اپنے والد یا بھائی کے ذریعے کامیاب ہوئی ہے یا ایسی زمین یا جائیداد کے سلسلے میں فروخت ایسی عورت کے بیٹے یا بیٹی کی طرف سے وراثت کے بعد ہے، تو حق تقدم مضمحل ہوگا:

(i) اگر فروخت ایسی عورت کی طرف سے ہے، تو اس کے بھائی یا بھائی کے بیٹے میں؛

(ii) اگر فروخت ایسی عورت کے بیٹے یا بیٹی کی طرف سے، ماں کے بھائیوں یا ماں کے بھائی کے بیچنے والے یا بائع کے بیٹوں میں ہے۔

(b) جہاں کسی عورت کی طرف سے زمین یا جائیداد کی فروخت ہوتی ہے جس پر وہ اپنے شوہر کے ذریعے کامیاب ہوئی ہے، یا اپنے بیٹے کے ذریعے اگر بیٹے کو اپنے والد سے بچی گئی زمین یا جائیداد وراثت میں ملی ہے، تو حق تقدم۔

سب سے پہلے، عورت کے ایسے شوہر کے بیٹے یا بیٹی میں؛

دوم، ایسی عورت کے شوہر کے بھائی یا شوہر کے بیٹے میں۔"

آتم پرکاش بنام ریاست ہریانہ و دیگران [1986] 2 ایس سی سی 249-اے آئی آر 1986 ایس سی 859 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ شریک حصص یافتگان کے ساتھ ساتھ کرایہ دار کو بھی حق تقدم کا حق جائز قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ خود ایک درجہ (Sic) تشکیل دیتے ہیں۔ لہذا اس عدالت نے دفعہ 15(1)(a) کی شق 'چوتھی'، دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' اور 'پانچویں' اور دفعہ 15(1)(c) کی شق 'چوتھی' کی آئینی جواز کو درست قرار دیا اور آئین کے آرٹیکل 14 یا 15 کی خلاف ورزی نہیں کی۔ تاہم، اس عدالت کو دفعہ 15 میں موجود درجہ بندی کا کوئی جواز نہیں ملا جس نے رشتہ داروں کو حق تقدم کا حق دیا تھا۔ ہم آہنگی پر مبنی قبل از مواخذے کے حق کو جاگیر دارانہ ماضی کا ایک نشان سمجھا جاتا تھا جو آئینی فلسفے اور اسکیم سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ اس نے ان رشتہ

داروں کی فہرست کو بھی پایا جو حق تقدم دار ہیں جو اندرونی طور پر عیب دار اور خود متضاد ہیں۔ کوئی معقول درجہ بندی نہ پا کر، اس نے دفعہ 15(1)(a) کی شق 'پہلی'، 'دوسری' اور 'تیسری'، دفعہ 15(1)(b) کی شق 'پہلی'، 'دوسری' اور 'تیسری' اور دفعہ 15(1)(c) کی شق 'پہلی'، 'دوسری' اور 'تیسری' اور پورے دفعہ 15(2) کو آئین اختیار سے باہر قرار دیا۔ شریک حصص دار کے حوالے سے قبل از وقت حق تقدم کو اس بات پر برقرار رکھا گیا کہ اگر کسی بیرونی شخص کو کسی جائیداد میں شریک حصص دار کے طور پر متعارف کرایا جائے تو یہ مشترکہ انتظام کو انتہائی مشکل بنا دے گا اور مشترکہ ملکیت کے فوائد کو تباہ کر دے گا۔ کرایہ دار کے پاس حق تقدم کا حق اس بنیاد پر برقرار رکھا گیا تھا کہ زمین میں ملکیت حاصل کرنے کے لیے زمین کے کاشتکار کے حوالے سے زمینی اصلاحات کے قوانین تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ زمین پر اس کا قبضہ برقرار رہے اور اس کے نتیجے میں اس کی روزی روٹی اعلیٰ مالک کی طرف سے خطرے یا خلل کے بغیر رہے۔ کرایہ دار کو پیشگی حق تقدم کو ایک قانون سازی کی ایک اور مثال کے طور پر لیا گیا جس کا مقصد زمین میں کرایہ دار کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ یہ کہتے ہوئے کہ شریک حصص دار اور کرایہ دار خود ایک الگ طبقے کی تشکیل کرتے ہیں، ان کو دیے گئے حق تقدم کو معقول اور مفاد عامہ میں برقرار رکھا گیا۔ اس نظریے کو اپناتے ہوئے بھاؤ رام بنام بی بی جنتا تھ سنگھ، [1962] ضمنی ایس سی آر 724 اے آئی آر 1962 ایس سی 1476 میں اس عدالت کے فیصلے کے تناسب پر پختہ انحصار رکھا گیا تھا جس میں ریوا اسٹیٹ پری ایمپشن ایکٹ کی توضیحات کے اختیارات تھے جس میں شریک حصص داروں کو حق تقدم اور حق تقدم کی بنیاد پر حق تقدم کا حق دیا گیا تھا اور پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1913 کو آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کی خلاف ورزی کی بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ویسینج کے ذریعے حق تقدم کا حق آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کو مجروح کرتا ہے لیکن شریک حصص داروں کو دیا گیا ایسا ہی حق آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اس معاملے میں بھی اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ شریک حصص داروں کے پاس حق تقدم کا حق آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کے ذریعے دی گئی جائیداد کو رکھنے، حاصل کرنے یا ٹھکانے لگانے کے حق پر ایک معقول پابندی تھی۔ آتم پرکاش کے معاملے میں، اس عدالت نے، اس لیے فیصلہ دیا کہ آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) کے سلسلے میں شریک حصص داروں کو حق تقدم کے بارے میں جو کہا گیا تھا وہ آئین کے آرٹیکل 14 اور 15 کے سلسلے میں درجہ بندی کو جواز پیش کرنے کے لیے مساوی طاقت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔

تبدیلی کے بعد، دفعہ 15 نے اس عدالت کے ہاتھوں آتم پرکاش کے معاملے میں خلاف ورزی کرنے والے حصوں کو ہٹا دیا، دفعہ 15 میں جو چیز باقی ہے وہ یہ ہے کہ واحد مالک کے ذریعہ زرعی آراضی اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کی صورت میں، صرف کرایہ دار ہی پہلے سے حق تقدم کا استعمال کر سکتا ہے۔ جہاں فروخت مشترکہ زمین یا جائیداد کے حصص کی ہو، اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر نہیں کی گئی ہو، صرف دوسرے شریک حصص یافتگان اور کرایہ دار ہی قبل از وقت حق تقدم کا استعمال کر سکتے ہیں۔ جہاں فروخت مشترکہ ملکیت والی زمین یا جائیداد کی ہوتی ہے اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر کی جاتی ہے، وہاں حق تقدم صرف کرایہ داروں کے پاس رہتا ہے۔ چونکہ موجودہ معاملے میں، ہمارا تعلق ایک شریک حصص دار کی طرف سے فروخت سے ہے نہ کہ تمام شریک حصص دار کی طرف سے مشترکہ طور پر، دفعہ 15(1)(b) کا بقیہ حصہ، جس سے ہمارا تعلق ہے، درج ذیل ہے:

"15(b)۔ وہ افراد جن میں زرعی آراضی اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کے سلسلے میں حق تقدم کا حق مضمر ہے۔

(1) زرعی آراضی اور گاؤں کی غیر منقولہ جائیداد کے سلسلے میں حق تقدم درج ذیل ہوگا:

(b) جہاں فروخت مشترکہ زمین یا جائیداد کے حصص کی ہو اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر نہیں کی گئی ہو۔XXXXXX
XXX XXX XXX XXX XXX XXX XXX
XXX X

پانچواں، کرایہ داروں میں جو بائع یا بائع کی کرایہ داری کے تحت رکھتے ہیں، زمین یا جائیداد فروخت یا اس کا ایک حصہ۔"

اپیل کنندہ کے وکیل نے پیش کیا کہ چونکہ متنازعہ زمین ایک سے زائد شریک حصص یافتگان کی ہے اور تمام شریک حصص یافتگان نے مشترکہ طور پر فروخت نہیں کی تھی، اس لیے وہ شریک حصص یافتگان کے طور پر، دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' کے تحت قبل از وقت حق تقدم کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے۔ اسی طرح کا ایک سوال اس عدالت کے سامنے جگدیش ودیگران بنام ناتھی مل کیجریوال

و دیگران، [1986] 4 ایس سی سی 510 اے آئی آر 1987 ایس سی 68 میں سامنے آیا جس میں اس عدالت کے دو ججوں کے بیچ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس دلیل کو مسترد کر دیا:

"دفعہ 15(1)(b) میں 'دوسرے شریک حصص داروں' کے الفاظ کے معنی کو سمجھنے کے لیے ہمیں ایکٹ کو پڑھنا ہوگا جیسا کہ یہ آتم پرکاش کے معاملے (اے آئی آر 1986 ایس سی 859) (اوپر) میں فیصلے سے پہلے تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' میں 'دیگر شریک حصص یافتگان' کا بیان صرف ان شریک حصص یافتگان سے مراد ہے جو ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی شق 'پہلی' یا 'دوسری' یا 'تیسری' کے تحت نہیں آتے ہیں۔ چونکہ درخواست گزار تسلیم شدہ طور پر ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی شق 'پہلی' یا 'دوسری' کے تحت آتے ہیں، اس لیے وہ واضح طور پر شق 'چوتھی' کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔ لہذا، درخواست گزار شق 'چوتھی' کے تحت حق تقدم کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ لہذا، ہمیں اس استدلال میں کوئی اصل حقیقت نظر نہیں آتی....."

موجودہ معاملے میں بھی اپیل کنندہ شریک حصص دار یعنی دکانداروں کے والد کے بھائی کے بیٹے کے طور پر حق تقدم کا استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اس دلیل یہ ہے کہ وہ دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' میں 'دیگر شریک حصص داروں' کے بیان کے تحت آتا ہے اور اس لیے اس شق کے ذریعے اسے دیے گئے حق تقدم کو استعمال کرنے کا حقدار ہے۔ نچلی عدالتوں نے اس دلیل کو صرف اس بنیاد پر مسترد کر دیا ہے کہ وہ جگدیش (اوپر) کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔ تاہم، اپیل بائج کے وکیل نے دلیل دی کہ دفعہ 15(1)(b) میں 'دیگر شریک حصص داروں' کے بیان پر دو ججوں کی بیچ کی طرف سے دی گئی تشریح پر نظر ثانی کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے کچھ بے ضابطگی کی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بہن جو شریک حصص دار ہے، حق تقدم کا دعویٰ کر سکتی ہے جبکہ اس کا بھائی یا فروخت کنندہ کی بیٹی حق تقدم کا دعویٰ کر سکتی ہے لیکن بیٹا نہیں۔

ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی توضیح 'چوتھی' کے مقصد کو سمجھنے کے لیے پنجاب پری ایمپشن ایکٹ کی تاریخ کو ذہن میں رکھا جاسکتا ہے۔ پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1905 کے تحت، متعلقہ شق، دفعہ 12، مشترکہ طور پر رکھی گئی ایسی زمین یا جائیداد کے حصص کی فروخت کی صورت میں، پہلے، جانشینی کی ترتیب میں مرد لائن میں بائج کی لائن اولاد میں؛ دوسرا، شریک حصص یافتگان میں، اگر کوئی ہوں، جو جانشینی کی ترتیب میں ایجنٹ ہیں؛ تیسرا، ذیلی شق (a) میں بیان کردہ افراد میں،

یعنی ان افراد میں جو اس طرح کی فروخت کے علاوہ اپنی موت کی صورت میں جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہوں گے۔، جانشینی کی ترتیب میں اور چوتھا، شریک حصص داروں میں مشترکہ طور پر یا الگ الگ۔ یہ دیکھا جائے گا کہ حق کے استعمال کے لیے ترجیح قانونی طور پر طے شدہ ہے اور یہاں تک کہ ایک ہی طبقے میں آنے والوں کی صورت میں بھی، حق کے استعمال کو 'جانشینی کی ترتیب' کے بیان کے استعمال سے منظم کیا جاتا تھا۔ 1905 کے ایکٹ کو منسوخ کر کے اس کی جگہ 1913 کے ایکٹ نے لے لی۔ اس ایکٹ کی دفعہ 15 کے مطابق، 1960 میں اس کی ترمیم سے پہلے، مشترکہ زمین یا جائیداد سے حصص کی فروخت کی صورت میں، حق تقدم جانشینی کے لحاظ سے سب سے پہلے بائع کی نسب کی اولاد کو دیا گیا تھا؛ دوسرا، شریک حصص یافتگان میں، اگر کوئی ہوں، جو جانشینی کے لحاظ سے ایجنٹ ہیں؛ تیسرا ان افراد میں جو جانشینی کے لحاظ سے پہلے یا دوسرے کے تحت شامل نہیں ہیں، جو بائع کی موت پر اس طرح کی فروخت کے لیے، فروخت شدہ زمین یا جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہوں گے اور چوتھا، شریک حصص یافتگان میں۔ 1960 میں اس کی ترمیم کے بعد دفعہ 15 میں یہ التزام کیا گیا کہ جہاں فروخت مشترکہ زمین یا جائیداد کے حصص کی ہو اور تمام شریک حصص داروں کے ذریعے مشترکہ طور پر نہ ہو، تو حق تقدم حاصل تھا، پہلا، بائع یا بائع کے بیٹوں یا بیٹیوں یا بیٹے کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹوں میں؛ دوسرا، بائع یا بائع کے بھائیوں یا بھائی کے بیٹوں میں؛ تیسرا، بائع یا بائع کے والد کے بھائی کے بیٹوں میں؛ چوتھا، دوسرے شریک حصص داروں میں اور پانچواں کرایہ داروں میں۔ سیاق و سباق میں پڑھیں، یہ واضح ہو جاتا ہے کہ مقننہ دفعہ 15(1)(b) کی پہلی تین شقوں میں بائع یا بائعوں کے مخصوص کنبہ کے افراد کو حق تقدم کا حق دینا چاہتی ہے اور تمام بقیہ شریک حصص یافتگان کا احاطہ کرنے کے لیے جس کا سابقہ شقوں میں خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا تھا، اس نے چوتھی شق میں 'دیگر شریک حصص یافتگان' کے بیان کا استعمال کیا جس کا مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ کوئی شریک حصص یافتگان چھوٹ نہ جائے۔ چونکہ اس عدالت نے پہلی تین شقوں میں شامل رشتہ داروں کی فہرست میں کچھ اندرونی تضادات پائے، اس لیے اس نے مذکورہ توضیح میں موجود درجہ بندی کا کوئی جواز نہیں دیکھا جس میں ہم آہنگی کی بنیاد پر حق دیا گیا ہے اور اس لیے ان شقوں کو امتیازی اور آئین کے آرٹیکل 14 اور 15 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر شریک حصص داروں کو دیے گئے حق کو برقرار رکھا۔ اس طرح، آتم پرکاش کے معاملے (اوپر) کا مقصد یہ تھا کہ اگرچہ شریک حصص دار قبل از وقت اس حق کے حقدار تھے، لیکن بعض رشتہ داروں کو اس حق کا تفویض جاگیردارانہ ماضی کی باقیات ہونے کی بنیاد پر برداشت نہیں کیا

جاسکتا تھا۔ اس عدالت نے کبھی بھی کسی مخصوص شریک مالکان کو ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی چوتھی شق کے دائرہ کار سے خارج کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ ایک بار جب شریک حصص داروں کے حق میں حق تقدم کو آرٹیکل 19(1)(f) کے تحت جائیداد رکھنے، حاصل کرنے اور ٹھکانے لگانے کے حق پر معقول پابندی سمجھا جاتا تھا، تو اسی پابندی کو آئین کے آرٹیکل 14 یا 15 کے کسوٹی پر جانچنے پر درست قرار دیا گیا تھا۔ ہمیں یہ ماننا مشکل لگتا ہے کہ آتم پرکاش کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کا مقصد بائع یا بائع کے ان رشتہ داروں یا رشتہ داروں کو پیشگی حق تقدم سے انکار کرنا تھا جو دفعہ 15(1)(b) کی سابقہ پہلی تین شقوں میں بیان کیے گئے تھے چاہے وہ شریک حصص دار ہی کیوں نہ ہوں۔ مذکورہ شق کی چوتھی شق میں 'دیگر شریک حصص یافتگان' کا بیان اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا تھا کہ کسی بھی شریک حصص یافتگان کو چھوڑا یا چھوڑا نہ جائے اور سابقہ شقوں کے تحت آنے والے رشتہ دار شریک حصص یافتگان کے حق سے انکار نہ کیا جائے۔ اگر سابقہ شقوں کو قانون کی کتاب سے غیر آئینی قرار دیتے ہوئے نہیں مٹایا جاتا تو رشتہ دار ترجیحی ترتیب میں حق استعمال کرتے، جس کا کوئی جواز نہیں ملتا۔ دفعہ 15(1)(b) کی پہلی تین شقوں کے تعلقات شریک حصص دار ہو سکتے ہیں یا نہیں بھی۔ چوتھی شق میں 'دیگر' کے بیان کا استعمال ان کے شریک حصص دار ہونے کے امکان کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جس چیز کو اس عدالت نے آرٹیکل 14 اور 15 کے خلاف جارحانہ قرار دیتے ہوئے مسترد کیا وہ ہم آہنگی پر مبنی درجہ بندی ہے نہ کہ شریک ملکیت پر۔ شریک حصص داروں کو حق تقدم کا حق آئین کے اندرونی پہلوؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ لہذا، یہ ماننا مشکل ہے کہ اس عدالت کا ارادہ ان رشتہ داروں کے حق تقدم سے انکار کرنا تھا چاہے وہ شریک حصص دار ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ واضح طور پر امتیازی سلوک ہو گا۔ اس سلسلے میں، اس لیے ہمیں جگدیش کے معاملے میں اس عدالت کے ذریعے ایکٹ کی دفعہ 15(1)(b) کی شق 'چوتھی' پر رکھی گئی تشریح کو منظور کرنا مشکل لگتا ہے۔ ہم اس شق کی مناسب تعمیر کے بارے میں سوچتے ہیں کہ پچھلی شقوں کو غیر آئینی قرار دینے کے بعد لفظ 'شریک حصص دار' سے پہلے کا لفظ 'دیگر' بے کار قرار دیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم جگدیش کے معاملے کے تناسب کو منظور نہیں کرتے اور اسے مسترد کرتے ہیں۔

نتیجے میں اپیل کامیاب ہو جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کے دعویٰ مسترد کرنے کے نچلی تینوں عدالتوں کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور مقدمہ میں ڈگری اجرا کی جاتی ہے۔

ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندہ۔ مدعی کے آج سے تین ماہ کے اندر اپنے حق میں ترسیل پر عمل درآمد کے لیے اسٹامپ ڈیوٹی کے لیے درکار رقم کے ساتھ فروخت قیمت کی پوری رقم جمع عمل درآمد پر، خریدار۔ مدعا علیہ نمبر 1 اس طرح کے جمع ہونے کے ایک ماہ کے اندر زمین کی منتقلی، یعنی اپنے دکانداروں سے حاصل کردہ اس کے حصے کو اپیل کنندہ کے حق میں انجام دے گا اور اپیل کنندہ کو اس کا قبضہ فراہم کرے گا۔ اگر دعویٰ علیہ نمبر 1 ایسا عمل درآمد میں ناکام رہتا ہے تو عدالت ایک کمشنر کا تقرر کرے گی جو دعویٰ علیہ نمبر 1 کی جانب سے ترسیل پر عمل درآمد کرے گی اور عدالت اپیل گزار کو مقدمے کی زمین کے قبضے میں رکھے گی۔ پورے اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔